REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعہ
۲۰ر شعبان ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۷ تبلیغ ۱۳۳۸ ھش | ۲۷ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

- کی ڈاک کا پتہ -

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل سفر سندھ پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ حضور کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہے۔

ناصر آباد - براستہ کنری
ضلع تھرپارکر

تار کا پتہ ہے:-
Nasirabad
Telg. Office Kunri

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

بشیر آباد سے واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کار کو حادثہ

حادثے کی نوعیت اور صحت کی حالت کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا تار

ربوہ ۲۶ر فروری۔ آج صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اپنی صحت کے متعلق حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔

"کنری ۲۵ر فروری۔ بشیر آباد سے واپسی کے سفر پر موٹر کار پھسل کر ایک گڑھے میں چلی گئی۔ دھچکہ اس قدر شدید تھا کہ میرا سر موٹر کار کی چھت سے جا ٹکرایا۔ اور میری پیٹھ پر شدید ضرب آئی۔ میں اب دو آدمیوں کی مدد کے بغیر ایک قدم بھی چلنے کے قابل نہیں ہوں۔ اگرچہ پیشاب آجاتا ہے۔ لیکن فروٹ سالٹ لینے کے باوجود اجابت ابھی تک نہیں ہوئی ہے رات بھر بے چینی رہی۔"

مرزا محمود احمد

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور پوری صحت وعافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

شیخ عبداللہ کی اپیل مسترد ہو گئی

راولپنڈی ۲۶ر فروری۔ سری نگر ریڈیو کی اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی سپریم کورٹ نے شیخ عبداللہ کی وہ اپیل مسترد کر دی ہے۔ جس میں انہوں نے عدالت سے یہ درخواست کی تھی کہ ان کے خلاف جو مقدمہ سازش زیر سماعت ہے۔ اس کی یکطرفہ کارروائی کو روک دیا جائے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ مقدمہ کی سماعت کو رکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہ مقدمہ جن دفعات کے تحت چل رہا ہے انہیں کالعدم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یاد رہے کہ ہائی کورٹ پہلے ہی شیخ عبداللہ کی درخواست مسترد کر چکی ہے۔

صدر ایوب راولپنڈی میں تقریر کریں گے۔

راولپنڈی ۲۶ر فروری۔ صدر جنرل محمد ایوب خان ۵ر مارچ کو راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ آپ ایوب نیشنل پارک (ٹوپی پارک) کا افتتاح کریں گے۔ اور ۶ر مارچ کو ریس کورس گراؤنڈ میں ۳ بجے بعد دوپہر ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

پہلے ٹیسٹ میچ میں ویسٹ انڈیز کو دس وکٹوں سے شکست

اعجاز بٹ نے اکتالیس اور سعید نے تنتیس رنز بنائے

کراچی ۲۶ر فروری۔ کل پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو دس وکٹوں سے ہرا دیا۔ ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز میں ۱۴۶ اور دوسری اننگز میں ۲۴۵ رنز بنائی تھیں۔ پاکستان نے پہلی اننگز میں ۳۰۴ رنز اور دوسری اننگز میں کوئی وکٹ دیئے بغیر ۸۸ سکور کیا۔

برصغیر ہند و پاکستان میں ویسٹ انڈیز کی یہ پہلی شکست ہے۔ ویسٹ انڈیز نے بھارت میں ۵ ٹیسٹ میچ کھیلے تھے۔ جن میں سے دو برابر رہے۔ اور تین ٹیسٹ میچوں میں بھارت کو بری طرح شکست ہوئی۔ پچھلے سال پاکستان نے ویسٹ انڈیز میں ایک ٹسٹ میچ جیتا تھا۔ اور تین ہارے تھے پاکستان نے اب تک کل ۲۴ ٹسٹ میچ کھیلے ہیں۔ جن میں سے گیارہ برابر ۴ میں پاکستانی ٹیم ہار گئی۔ اور ۷ ٹیسٹ پاکستان نے جیتے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ فروری

توحید باری تعالیٰ کا اسلامی تصور

اسلام نے توحید باری تعالیٰ کا جو تصور پیش کیا ہے۔ وہ اتنا خالص ہے کہ شرک کی باریک سے باریک ملونی کا بھی متحمل نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک انسان اپنے آپ کو تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت نہ کردے۔ اور جب تک اس کا ہر عمل خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو جائے۔ اس وقت تک انسان شرک سے کامل نجات نہیں پاتا۔ اور نہ وہ باری تعالیٰ کے توحید کے صحیح تصور سے آشنا ہو سکتا ہے۔ کہنے کو تو ایک دنیا اب اللہ تعالیٰ کی قائل ہو چکی ہے۔ لیکن ایک سچے مسلمان کے دل میں جس طرح اللہ تعالیٰ کا مقام ہونا چاہیئے وہ مقام سچ تو یہ ہے کہ ابھی تک مسلمانوں کی اکثریت کے دلوں میں بھی موجود نہیں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار تشریح فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت دنیا کی ہر ملونی سے بالکل پاک ہونی لازمی ہے کیونکہ ذرا سی دنیوی ملونی بھی ہمیں عبادت الٰہی کے صحیح مقام سے گرا دیتی ہے۔ اور ہم شرک کی آغوش میں جا پڑتے ہیں۔

بدیں وجوہات ہمیں چاہیئے کہ ہم شرک کی باریک سے باریک صورت سے بچنے کی کوشش کریں۔ ورنہ ہماری عبادت ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی۔ صلحاء و مجددین اسلام نے شرک کی بعض نہایت باریک حالتوں کی طرف نہایت شرح و بسط کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ یہاں تک کہ جہاں عبادت الٰہی سے بعض دنیاوی فوائد بھی مرتب ہوتے ہوں اگر ہم صرف ان دنیاوی فوائد کے پیش نظر عبادت بجا لائیں۔ تو ایسی صورت میں بھی ہم شرک کے مرتکب ہوں گے۔ مثلاً وضو جو نماز کا پیش خیمہ ہے۔ اگر ہم خالصۃً اس لئے نہ کریں۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے بلکہ اس سے صرف ہاتھ پاؤں کی صفائی کا خیال ہمارے دل میں ہو۔ تو یہ وضو بھی بجائے روحانی انتفاع کے ہمارے لئے خسران کا موجب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ایک دنیوی فائدہ بھی شریک کر لیا ہے۔

نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ ہمیں فحشاء سے بچاتی ہے۔ اس لئے نماز کے اس فائدہ کو مدنظر رکھنا تو واقعی الٰہی حکم کی تعمیل میں شامل ہے۔ لیکن نماز کے اور بھی کئی ایک دنیاوی فوائد ہیں مثلاً پنج وقتہ نماز ہمیں تقسیم اوقات میں بھی مدد دیتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص صرف اس خیال سے نماز پڑھتا ہے۔ کہ وہ اسے تقسیم اوقات کی عادت میں معاون ہے۔ تو یہ خیال ہمیں شرک کے حدود میں داخل کر دیتا ہے۔

یہ درست ہے کہ دینی اعمال کو اچھی طرح بجا لانے سے ہمیں دنیوی کاموں میں بھی مدد ملتی ہے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے دینی اعمال کو محض ان فوائد کے پیش نظر بجا نہیں لانا چاہیئے۔ بلکہ خالصۃً اس خیال سے بجا لانا چاہیئے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور اگر اس سے کوئی دنیوی فائدہ مترتب ہوتا ہے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کہ ایسا فائدہ ہم کو پہنچائے۔ ورنہ اگر ہم ان فوائد کو بطور خود پیش نظر رکھ کر عبادت کریں گے۔ تو یہ ہمارے تصور توحید باری تعالیٰ کو لازماً شرک سے ملوث کر دیں گے۔ اور ہم خالصۃً للہ کے مقام سے گر جائیں گے۔ اور اس سے ہمارے توحید باری تعالیٰ کے تصور میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسلام جو توحید باری تعالیٰ کا تصور قائم کرنا چاہتا ہے وہ مجروح ہو جاتا ہے۔ اور شرک کو مستحکم ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔

الغرض اسلام شرک کی باریک سے باریک شکل بھی برداشت نہیں کرتا۔ بلکہ شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

من یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق۔

یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو بناتا ہے۔ وہ آسمان سے گر جاتا ہے۔ اور پرندے اس کو اچک کر لے جاتے ہیں۔ اور ہوا اس کو بعید مقام پر پھینک دیتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر کی جلد پنجم حصہ اول میں جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ مندرجہ بالا آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"توحید کے مقابلہ میں شرک کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی شخص بلندی سے گر جائے۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور ہوا اس کے ٹکڑوں کو دور دور پھینک دے۔ کیونکہ مشرک اپنے کئی آقا تجویز کرتا ہے۔ اور ہر آقا کو اسکے گوشت پر حق ہے۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ شرک کا مسئلہ ایسا سیدھا سادہ نہیں۔ جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اکثر قومیں جو بظاہر شرک کی مخالف ہیں عملاً شرک میں مبتلا پائی جاتی ہیں۔ اور اس کا سبب یہی ہے کہ وہ شرک کی حقیقت سمجھنے سے قاصر رہی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شرک کی کوئی ایک تعریف نہیں ہے۔ بلکہ مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے اس مرض کی حقیقت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ جب تک اسے ایک تعریف کے اندر لانے کی کوشش کی جائے۔ اس وقت تک یہ مسئلہ ایک عقدہ لاینحل ہی رہتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول ص۲۳)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرک کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالنے کے بعد لکھا ہے۔

"کامل موحد وہی ہے۔ جو شرک کی ان تمام اقسام سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ کی احدیت پر سچے دل سے ایمان لائے۔ حق یہ ہے کہ شرک انسان کا نقطۂ نگاہ بہت ہی محدود کر دیتا ہے۔ اور اس کی ہمت کو گرا دیتا ہے۔ اور اس کے مقصد کو ادنےٰ کر دیتا ہے۔ مشرک انسان یہ خیال کرتا ہے کہ وہ براہ راست خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔ اور اسے کسی واسطہ کی ضرورت ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور انسانوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں رکھا۔ اور سب انسانوں کے لئے اس نے اپنے قرب کے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ جو چاہے ان میں داخل ہو جائے۔ بے شک ایک دنیوی بادشاہ کے لئے سب رعایا سے تعلق رکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طاقتیں محدود نہیں ہیں۔ اس کی طاقت اور قدرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ وہ سب سے براہ راست تعلق رکھے۔ اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول ص۶۴)

اسلام دراصل ہمیں اپنے تمام اعمال کو صبغۃ اللہ سے مزین کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کے تمام اعمال خواہ وہ کتنا ہی ظاہری زندگی سے تعلق رکھتے ہوں۔ تقوےٰ اللہ سے سرانجام دیں۔ تو یہ اسلام ہے الغرض ہمارا ہر عمل دینی عمل بن جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر سرانجام دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ہمیں ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام کی غرض یہ ہے کہ وہ ہمارے کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے۔ سونے۔ جاگنے۔ الغرض ہر حرکت پر صبغۃ اللہ پھیر دے اس طرح ہر عمل دینی بن جاتا ہے۔ اور ہم یہ اسی وقت کر سکتے ہیں۔ جب ہمارا توحید باری تعالیٰ کا تصور ہر شرک سے پاک ہو۔ لیکن اگر ہم الٰہی عبادت بھی مثلاً نماز یا روزہ یا زکوٰۃ بھی کسی محض دنیاوی فائدہ اور دنیوی غرض سے سرانجام دیں گے۔ تو ہماری عبادت بھی شرک بن جائیگی۔

ظاہر ہے توحید باری تعالیٰ کا یہ خالص تصور پیدا کرنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

مربیان سلسلہ کے لئے ضروری ہدایت

درس القرآن کے متعلق

رمضان المبارک قریب آرہا ہے۔ حسب سابق تمام مربیان سلسلہ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹروں میں قرآن کریم کا درس فرمائیں۔ درس القرآن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر صغیر کے مطابق ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "بشروا ولا تنفروا و یسروا ولا تعسروا" بہر حال ملحوظ رہے۔ اگر کسی جماعت کے امیر ہیڈ کوارٹر کی بجائے دوسرے مقام کو درس کے لئے موزوں خیال فرمائیں تو ان کے مشورہ کے مطابق عمل ہو سکتا ہے۔ بہر کیف درس شروع کرنے پر نظارت ہذا کو اطلاعی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مصلح موعود والی پیشگوئی مسیح موعود والی پیشگوئی کی فرع ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، مدظلہ العالی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے یہ پیغام اس اجلاس کے لئے ارسال فرمایا۔ جو ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء کو مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مسجد میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے سلسلے میں منعقد ہوا تھا۔ یہ پیغام محمد شفیق صاحب قیصر سیکرٹری مجلس علمی نے پڑھ کر سنایا

آج ربوہ میں بلکہ جہاں جہاں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے **یوم مصلح موعود** منایا جا رہا ہے اور مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں بھی اس موقع پر ربوہ کے جلسہ کے لئے کوئی مختصر سا پیغام دوں۔ سو میرا پیغام یہی ہے کہ ہمارے دوست مصلح موعود والی پیشگوئی کی اصل حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ حقیقت جیسا کہ اکثر لوگوں کو غلطی لگتی ہے یہ نہیں ہے کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں سے ایک اہم پیشگوئی ہے اور بس۔ بلکہ مصلح موعود والی پیشگوئی کی اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشگوئی اس عظیم الشان پیشگوئی کی فرع ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے نزول کے متعلق فرمائی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام کی تجدید اور مسلمانوں کے احیاء ثانی کے لئے ایک مثیل مسیح نازل ہوگا اور اس کے ذریعہ خدا اسلام کو پھر دوبارہ غالب کرے گا اور یہ غلبہ دائمی ہوگا۔ وہاں آپ نے اس پیشگوئی کے اندر شامل کرکے اور گویا اسی کا حصہ بنا کر یہ الفاظ بھی فرماتے ہیں کہ :۔

یتزوج و یولد له۔

"یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے اولاد پیدا ہوگی"۔

پس آپ کا مسیح موعود کے نزول والی پیشگوئی کے اندر شامل کرکے اور اس کا حصہ بنا کر ان الفاظ کا فرمانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک مصلح موعود والی پیشگوئی مسیح موعود والی پیشگوئی کی فرع ہے نہ کہ ایک جداگانہ منفرد پیشگوئی۔ اور اس سے مراد یہ تھی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کے ہاتھ سے اسلام کے دوسرے احیاء کا بیج بویا جائے گا۔ اور جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے یہ بیج اس کے زمانہ میں ایک خوبصورت کونپل کی شکل میں پھوٹے گا اور اپنی نرم نرم جمالی پتیاں نکالے گا۔ جو مسیح موعود کے ساتھ کام کرنے والے زرّاع یعنی کسانوں کے دلوں کو لبھائیں گی مگر دشمن اس کے اٹھتے ہوئے جوبن کو دیکھ کر دانت پیسیں گے مگر اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے اور پھر مسیح موعود کے بعد (یعنی دَور او چوں شود بکام تمام) اس کونپل کو ایک تناور درخت کی صورت میں ترقی دینے اور پروان چڑھانے کے لئے مصلح موعود ظاہر ہوکر **جلال الٰہی** کے ظہور کا موجب بنے گا اور اس کے وقت میں اس درخت کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل جائیں گی۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ مگر مصلح موعود کی یہ جلالی شان مسیح موعود کی جمالی شان کی فرع ہوگی نہ کہ خدائی جلال کا کوئی مستقل اور جداگانہ جلوہ۔ کیونکہ اسلام کا یہ دَور اپنی اصل کے لحاظ سے صفت **احمدیت** کا دَور ہے جو ایک جمالی صفت ہے۔

پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ **مصلح موعود والی** پیشگوئی پر غور کرتے ہوئے اس کی **اصل حقیقت** کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ مصلح موعود کا ظہور مسیح موعود کی بعثت کا تتمہ ہے اور اس کے کام کی تکمیل کے لئے مقدر ہے۔ اس کے زمانہ میں اس کونپل نے ایک درخت بننا ہے جس کا بیج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے بویا گیا۔ اور پھر اس درخت نے دنیا میں پھیلنا اور پھولنا اور پھلنا ہے۔ اندریں حالات ہمارا فرض ہے کہ ہم اس درخت کی آبپاشی اور ترقی میں انتہائی کوشش اور انتہائی قربانی سے کام لیں۔ تاکہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا دن قریب سے قریب تر آجائے اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام چار اکناف عالم میں گونجے اور ہمارے سردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مسلمانوں کا قدم پھر ایک اونچے مینار پر قائم ہو جائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا کا وعدہ ہے کہ :۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر
محکم افتاد۔

خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے کہ جب محمد رسول اللہ صلعم کی مقدس روح خدا کے حضور یہ مژدہ پیش کر سکے کہ تیرے ایک بندے اور میرے ایک نائب کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا دنیا میں سب سے اونچا لہرا رہا ہے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۰/۲/۵۹

اعلان دربارہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۵۹ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں کے لئے عہدیداران کا انتخاب جلد از جلد کروایا جانا مطلوب ہے۔ جس کے لئے ۳۱/۳/۵۹ تک کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک تمام عہدیداران کے انتخابات ہوکر مرکز یعنی (دفتر ناظر اعلیٰ) میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد منظوری دی جاسکے۔ اس ضمن میں انتخابات کے قواعد اخبار الفضل مورخہ ۲۰ فروری میں شائع ہو چکے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھ کر انتخابات کئے جائیں۔ تاہم اگر کسی جماعت کو ان قواعد کی ضرورت ہو تو وہ اطلاع دے کر دفتر ہذا سے منگوا سکتی ہے۔ بعض جماعتیں یہ لکھ دیتی ہیں کہ ہماری جماعت کے سابقہ عہدیداران ہی رہنے دیئے جائیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ تمام عہدیداران کے از سرِ نو انتخاب ہونے چاہئیں۔ جن عہدیداران کی منظوری حال میں دی گئی ہے ان عہدیداران کا انتخاب سہ سالہ بھی ہونا ضروری ہے۔

انتخابات کی رپورٹیں نظارت علیا میں آنی چاہئیں بعض جماعتیں یہ رپورٹیں دوسری نظارتوں یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس طرح سے انتخابات کے کاغذات پر بروقت کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور منظوری دینے میں تاخیر ہو جاتی ہے اس لئے انتخاب کی رپورٹیں نظارت علیا میں بھیجی جائیں۔

ایسے احباب جو موصی ہوں اور کسی عہدہ کے لئے منتخب ہوئے ہوں اُنکے نام کے ساتھ لفظ موصی اور ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا جائے۔ تاکہ ان کے بقایا وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور فیصلہ میں تاخیر نہ ہو۔

تمام امراء ضلع اس امر کی نگرانی کا انتظام کریں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہ جائے جس کا انتخاب ہوکر دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے۔ نیز یہ کہ انتخاب قواعد کے مطابق کئے جا رہے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

نحن انصار اللہ

تحریک جدید کے مالی جہاد میں وعدہ کرنیکے لئے جماعتہائے احمدیہ کا ذوق شوق

امسال تحریک جدید کے وعدوں میں گذشتہ سال کی نسبت قدرے کمی چلی آرہی تھی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ر فروری کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی کہ

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے بھجوائیں اور ۲۸ر فروری سے پہلے پہلے ان وعدوں کی مقدار کو پچھلے سالوں سے بڑھانے کی کوشش کریں"۔

حضور کے اس خطبہ کے شائع ہونے کی دیر تھی کہ جماعتوں کے عہدیداران کمربستہ ہوگئے اور وکالت مال تحریک جدید میں وعدوں کی فہرستوں کی ڈاک بندھ گئی۔ الحمد للہ۔ آج کی رپورٹ کے مطابق وعدوں کی مقدار گذشتہ سال کی نسبت اضافہ کی صورت اختیار کر گئی۔ ابھی ۲۸ر فروری تک جو آخری تاریخ وعدوں کی مقرر ہے۔ اس میں انشاء اللہ مزید وعدے آجائیں گے۔

وکالت مال تحریک جدید جہاں عہدیداران جماعت کی اس جدوجہد کے لئے ممنون ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمت کو قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم دے۔ یہ بھی عرض ہے کہ ابھی ہمارے کام کی صرف پہلی منزل ختم ہوئی ہے۔ تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے دوستوں کو تحریک جدید میں شامل کیا جائے۔ کئی بچے جو پہلے طالب علم تھے۔ اب فارغ التحصیل ہو کر برسرروزگار ہو چکے ہیں۔ ان کو تحریک جدید کی اہمیت بتانے اور ان سے وعدے لینے کی سعی ہونی چاہیئے۔ دراصل تحریک جدید کا کام دن بدن پھیل رہا ہے پہلے سے قائم شدہ مشن مضبوط ہو رہے ہیں۔ نئی جگہوں پر مزید مشن کھولے جارہے ہیں۔ نئی نئی زبانوں میں سلسلہ کا لٹریچر شائع کیا جارہا ہے۔ یہ سب کام روپیہ چاہتے ہیں۔ پس آئیے ہم سب آج ہی اپنی جماعت کا اس پہلو سے جائزہ لیں کہ مزید کس کس فرد کو تحریک جدید میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہمارے کام کی دوسری منزل پہلی منزل سے بھی اہم ہے۔ اور امید ہے عہدیداران جماعت اس کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش فرمائیں گے۔

ایک شبہ کا ازالہ ضروری ہے۔ نئے شامل ہونے والوں کے لئے آخری تاریخ کی کوئی قید نہیں۔ ۲۸ر فروری صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو تحریک جدید میں پہلے سے شامل ہیں۔ نئے شامل ہونے والے دوست جس وقت چاہیں۔ شامل ہو سکتے ہیں۔

جماعتوں کے وعدوں کے جائزہ لینے سے ایک یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ بعض دوست جو پہلے سالوں میں شامل تھے۔ گذشتہ ایک دو سال سے بقایا ہو جانے کی وجہ سے نیا وعدہ کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ ایک لحاظ سے ایسے دوستوں کی ہچکچاہٹ درست ہے۔ لیکن ایسے دوستوں کو دفتر کا مشورہ ہے کہ وہ اس مالی جہاد کے ثواب سے یکسر محروم نہ ہوں۔ وہ سابقہ بقایا کی اقساط مقرر کرالیں اور اس کے مطابق بسہولت رقم ادا کردیں۔ آئندہ سال کے لئے اگر ان کے حالات بدل گئے ہیں تو وعدہ کی رقم کو کم کردیں۔ اور اس کے مطابق ادا کریں۔ لیکن بالکل اپنے آپ کو نیکی سے محروم نہ رکھیں۔

عبد الرشید قریشی

وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت

اور احباب جماعت کا فرض

از مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور

ایک لمبے عرصہ سے احباب جماعت شدت کے ساتھ یہ محسوس کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر نایاب ہو رہا ہے . . . . . .

. . . .

. . . .

. . ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے والدین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہ راست روحانی علم حاصل کیا۔ اور حضور کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور پھر ایسے والدین کی صحبت نے ہمیں بھی اس روحانی علم سے بہرہ ور کیا لیکن بعد میں آنیوالی نسلوں کے متعلق ایسا کہنا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ اور نہ ہی انہوں نے اپنی عمر ایسے والدین کے ساتھ بسر کی جنہوں نے براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روحانی زندگی پائی تھی ایسے افراد جماعت کی روح کو تو تازگی اور نئی جلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہی بخش سکتا تھا۔ چنانچہ والدین کے لئے یہ امر حد درجہ پریشانی کا موجب تھا کہ جب کتابیں ہی موجود نہ ہوں تو ان کی روحانی زندگی کو قائم رکھنے کا خاطر خواہ انتظام کیونکر ہو سکتا ہے۔ مادیت کے اس سیلاب کے پیش نظر جو اس وقت انسانیت کو بہائے لئے جارہا ہے۔ ان تصنیفات کے ساتھ ساتھ براہ راست سلطان القلم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندگی بخش ارشادات سے بھی استفادہ کرنا اور انہیں زندگی کا دستور العمل بنانا آج بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے کہ پہلے تھا اور آئندہ بھی ہمیشہ رہے گا۔ لیکن جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں جب لٹریچر ہی موجود نہ ہو تو واقفیت حاصل کرنے اور اسے حرز جان بنانے کی صورت کیسے نکلتی۔

اللہ تعالیٰ نے احمدی والدین کے اس اضطراب کو سنا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حکم سے الشرکۃ الاسلامیہ قائم ہوئی اور اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی خدمت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے سپرد کی گئی۔ وہ اب تک بفضلہ تعالیٰ تین جلدیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد تصنیفات پر مشتمل ہیں حسن کتابت اور حسن طباعت کے ساتھ شائع کر چکے ہیں اور اسی طرح چوبیس جلدوں میں حضور علیہ السلام کی جملہ تصنیفات کو شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارادوں میں برکت ڈالے اور انہیں توفیق دے کہ وہ اس خدمت کو بطریق احسن سرانجام دے سکیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ والدین نے اس بارہ میں اپنے فرض کو کس حد تک ادا کیا ہے۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھ رہے کہ اگر ان کی اولادیں روحانی طور پر زندہ نہیں تو بقائے نسل کی خواہش بے معنی ہے۔ ہماری روحانی زندگی اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ ہم ہی نہیں بلکہ ہماری اولادیں بھی احمدیت کی جیتی جاگتی تصویریں ہوں۔ جن کا مقصد وحید اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو دنیا سے منوانا ہو اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

کیا یہ سچ نہیں کہ ہم دنیا کے لئے کیا کچھ خرچ نہیں کرتے؟ ہر شخص خود سوچ سکتا ہے کہ ہم اپنی دنیوی حاجات کو پورا کرنے کے لئے کس انشراح سے خرچ کرتے ہیں۔ اگر ہماری روحانی قدریں قائم ہیں تو کیا مکرم شمس صاحب کی اس خدمت کا یہی جواب تھا کہ ابھی تک وہ پوری جماعت میں سے صرف پانچ سو سیٹ کے خریدار حاصل کر سکے ہیں۔ میں یہ باور نہیں کرتا کہ احباب جماعت میں احساس نہیں اور خدانخواستہ وہ اپنی روحانی قدریں کھو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس کام کی اہمیت کا ابھی پورا اندازہ نہیں لگایا۔ اور اس بارہ میں ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے پورے طور پر سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ ورنہ ایکہزار کی تعداد کیا شمس صاحب سے ہزاروں کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ مہیا کرنے کا مطالبہ ہوتا اور پھر ان کتابوں کی فراہمی کا ایسا تسلسل قائم ہو جاتا کہ عالم انسانیت پر کوئی دن ایسا نہیں آسکتا کہ کوئی روحانی پیاسا احمدیت کے چشمے سے سیراب ہونے کے لئے ہم سے کتابوں کا مطالبہ کرے اور ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ افسوس ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب یا کوئی کتاب مہیا کرنے سے قاصر ہیں

میں احباب جماعت سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ وہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں اس ضمن میں اُن پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں کما حقہ ادا کرنے کے لئے فکر مند ہوں۔ اور کوشش کریں کہ ان کی اولادیں مواحمدیت کی جیتی جاگتی تصویر ہوں۔ احباب کا فرض ہے کہ وہ اس ضمن میں اپنی کوتاہی کی تلافی کریں۔ اور جنہوں نے ابھی تک سیٹ کی خریداری قبول نہیں کی بالاقساط یا یکمشت جیسا کہ ان کے حالات اجازت دیں اپنی فرمائشیں بھیجیں۔ مکرم شمس صاحب کو اس قابل بنا دیں کہ وہ اس بارہ میں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت سرانجام دے سکیں۔

نوٹ:۔ چوبیس جلدوں کی پوری قیمت ایک سو نوے روپے ہے۔ لیکن جو دوست پیشگی پوری قیمت یا بالاقساط ادا کر دیں۔ تو ان کے لئے قیمت ایک سو ساٹھ روپے ہوگی

سیاروں کا سفر

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

(قسط نمبر ۲)

ہم ہرگز سائنس دانوں کی ناکامی کے خواہشمند نہیں مگر اپنی زمین سے یہ شکایت ضرور ہے کہ آخر یہ کیسی ظالم ہے جو ہمیشہ دوسرے سیاروں پر جانے کی کوشش کو ناکام بنانے کی تاک میں رہتی ہے۔

امریکہ کے راکٹ پائنیر کو آخر اس نے چاند کی طرف جانے سے روک دیا۔ اور اب یہ خبر آرہی ہے کہ یہ روسی راکٹ جو چاند سے بھی آگے نظام شمسی میں اپنا مدار بنا چکا ہے اس کی رفتار سست ہوتی جارہی ہے۔ راکٹ جب روانہ ہوا تھا اس وقت اس کی رفتار سات میل فی سیکنڈ تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ میل فی سیکنڈ رہ گئی ہے۔ اس لئے یہ اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ زمین کی کشش ثقل اسے بھی اپنی طرف کھینچ لے گی۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تجرباتی راکٹ داغنے کا سلسلہ دراز ہو جائے گا چونکہ اس کوشش کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ سیاروں پر پہنچا جائے اور زمین اور سیاروں کا سفر ممکن بنا دیا جائے۔ لیکن ابھی تک انسانی راکٹ صرف فضا میں اپنا مدار ہی بنا سکا ہے۔ ابھی اسے سیارے پر اترنا ہے اور پھر انسان کو لے کر سیاروں پر جانا ہے۔ بظاہر یہ کار دراز معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو دانش اس کوشش میں مصروف ہیں۔ روس اور امریکہ دونوں انسان بردار راکٹ بھیجنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ....

....

... فی الحال وہ انسان کو راکٹ میں بٹھا کر چار سو میل کی بلندی پر لے جانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے دونوں جگہ مسافروں کو ٹریننگ دی جارہی ہے۔ روس اور امریکہ کے دو نادیدہ آدمی سب سے پہلے فضا کا یہ سفر کریں گے۔ یہ خبر سن کر ہماری زبان سے بے ساختہ یہ دعا نکلتی ہے کہ ؎

بسلامت روی و باز آئی

یہ واپس آئیں اور اہل زمین کو اپنا سفرنامہ سنائیں۔ راکٹ سازی کی ایک غرض یہ ہے امریکہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس سائنسی دریافت کو زیادہ کارآمد بنانے کی فکر میں ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ صرف راکٹ کا فضا میں مدار بنا لینا یا کسی انسان کا صرف کسی سیارہ پر اتر جانا چنداں مفید نہیں۔ اس سے بس اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا ماؤنٹ ایورسٹ کی تسخیر سے ہوا۔ آنے والی نسلیں اس مہم کی خبریں پڑھیں گی اور اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں پر فخر کریں گی۔ اس لئے امریکہ اس ایٹمی دریافت کو زیادہ مفید و کارآمد بنانے کے درپے ہے وہ تین مرتبہ انسان کو خلا کی طرف بھیج چکا ہے اور وہ تینوں مسافر اس مہم میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب جو تھے آدمی کو چار سو میل کی بلندی پر بھیجنے کا پروگرام ہے۔ روس کے متعلق یہ خبر مشہور ہے کہ اس نے بھی انسان کو فضا کی طرف بھیجا ہے۔ مگر سویٹ اکیڈمی آف سائنس کے ایک سرکردہ ممبر ڈاکٹر نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ روس اس وقت تک کسی انسان کو فضا کی طرف نہیں بھیجے گا جب تک اسے واپس لانے کا راز بھی معلوم نہ کر لے گا۔ مگر امریکہ نے یہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ اور اب وہ راکٹ کے ذریعہ کارگو جہاز فضاء میں بھیجنا چاہتا ہے۔ پائلٹ کے بغیر تو وہ ہوائی جہاز ایٹمی طاقت سے اڑا چکا ہے اور اس میں کامیاب ہوا ہے۔ اگر وہ "کارگو میزائل سسٹم" یعنی سامان لے جانے والے جہاز بھی اڑا سکا تو یہ بڑی کامیابی ہوگی۔

ہم لوگ جو اس راکٹ اور میزائل کی اغراض سے بہت حد تک بے خبر ہیں ان خبروں سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تو دراصل انسان کی طرف تیر چلانے سے پہلے تیر اندازی کی مشق ہے تو پھر ہمیں اپنی خطرناک پوزیشن کا صحیح احساس ہوگا جو طاقت ایٹم اور راکٹ کے ذریعہ سامان بردار جہاز چاند کی طرف بھیجے گی اس کے لئے ایک ملک سے دوسرے ملک کی فوج اور سامان جنگ بھیجنا کتنا آسان ہوگا۔ وہ ایک گھنٹہ کے اندر دنیا کے کسی حصہ میں فوج اور سامان جنگ بھیج سکتی ہے۔ آج تو ہمیں دنیا کی پہنائی بہت وسیع معلوم ہوتی ہے مگر جس دن راکٹ کا دور شروع ہوا اس دن ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ ؎

ہو کر فراخ اس قدر تنگ ہوا جہاں کیوں

صبح سات بجے قطب شمالی میں ہوں گے تو آٹھ بجے قطب جنوبی میں۔ بلکہ ممکن ہے کہ ہم پرواز انداز ہی نہ ہو اور ہم وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ اڑتے پھریں۔

خدائی نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی آنکھیں یہ نظارہ بھی دیکھیں گی یعنی واذا الارض مدت۔

سورہ رحمٰن میں دور حاضر کی تاریخ جس ترتیب سے بیان کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ راکٹ سازی کے بعد ہی ہوگی۔ روس نے خدا نے انسان کے دوسرے سیاروں میں پہنچنے کی کوشش کے بعد ایک ایسی جنگ کا ذکر کیا ہے جس سے آسمان بھی لالہ زار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ راکٹ سازی کے ذکر کے بعد فرماتا ہے۔

یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبای آلاء ربکما تکذبان۔ فاذا انشقت السماء فکانت وردۃ کالدھان۔

تم دونوں پر (روس و امریکہ پر) آگ کے شعلے اور دھواں (گیس) بھیجا جائے گا۔ تم خدا کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ پس اس وقت آسمان سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔

ان آیات کریمہ میں ایک نہایت ہولناک جنگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ انگریز سائنسدان مرڈسیل کی جو کتاب ابھی شائع ہوئی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس وقت سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے۔ اور ایسے خوفناک آلات جنگ ایجاد کئے جا رہے ہیں کہ اب انسان چاند کو فوجی مرکز بنائے گا اور وہاں سے زمین پر حملہ آور ہوگا۔ اور اس جدوجہد میں ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ چاند کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور وہ زمین پر گر پڑے۔

بہر حال جنگ جو صورت بھی اختیار کرے میزائل کی جنگ ہو یا راکٹ کی جنگ ان آیات میں اسی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ابھی تک تو ہوائی جہازوں سے زمین پر حملہ ہوتا تھا میں نے پہلی مرتبہ بمبئی پر ٹلی جٹ طیاروں کو پرواز کرتے دیکھا۔ ان کی بلندی اور تیز رفتاری دیکھ کر عقل دنگ رہ گئی۔ میزائل اور راکٹ کا مستقبل کیا سماں باندھے گا۔ اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین تو زمین ہے آسمان بھی انگارہ کی طرح بھڑک اٹھے گا۔

یہ تو وہ نقشہ جنگ ہے جو قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ دوسری روایات میں اس کی اور بہت سی جزئیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان میں سے ایک وہ حدیث بھی ہے جس کے راوی حضرت نواس بن سمعان ہیں۔ اس حدیث میں موجودہ زمانہ کی بہت سی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

اس حدیث میں دجال اور یاجوج و ماجوج کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جس طرح ہم نے یہ دیکھا کہ جب ابتداً یورپین اقوام کا ایشیا خصوصاً ہندوستان پر حملہ ہوا۔ تو اس وقت وہ صرف فاتح و حکمران ہی نہیں تھے بلکہ مذہبی مناد۔ داعی اور مبشر بھی تھے۔ وہ سیاسی تفوق سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو دین مسیحیت کی طرف بلایا کرتے تھے۔ پارلیمنٹ کے بعض سرکردہ ممبروں نے برملا طور پر کہا تھا کہ خدا نے عیسائیوں کو ہندوستان جیسا وسیع ملک صرف سیاسی حکمرانی کے لئے نہیں دیا ہے بلکہ خدا اس طرح دین عیسوی کی تبلیغ و اشاعت چاہتا ہے۔

۱۸۶۳ء میں عیسائی پادریوں کا ایک وفد وزیر اعظم انگلستان اور وزیر ہند سے ملا تو ان دونوں ارکان حکومت نے بھی وفد سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ سے نہ صرف ہمارے دین بلکہ سیاسی مصالح کو بھی فائدہ پہنچے گا۔"

سر سید نے "اسباب بغاوت ہند" میں اس موضوع پر کافی بحث کی ہے۔ اور واقعات سے ثابت کیا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں جو ہنگامہ ہوا ہے اس کی ایک بڑی وجہ انگریز حکمرانوں کی عیسائیت نواز پالیسی تھی۔ انہوں نے کئی سرکلرز کا بھی حوالہ دیا ہے جو کلکتہ کے سرکاری آفس کے ملازموں کے پاس بھیجے گئے تھے اور انہیں مذہب عیسائیت قبول کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔

غرض واقعات سے ثابت ہے کہ جب یورپین اقوام ایشیاء میں داخل ہوئیں تو اس وقت ان پر مذہبی رنگ غالب تھا وہ سیاسی حاکم ہوں یا مسیحی مبلغ دونوں ہندوستان میں عیسائیت کا فروغ و بول بالا چاہتے تھے۔ لیکن اس کے بعد یورپ مذہب سے غافل ہونے لگا اس پر دہریت غالب آنے لگی۔ اور مغربی حکومت نے محض سیاسی رنگ اختیار کر لیا اس تبدیلی کے آثار پہلی جنگ عظیم کے بعد نمایاں طور پر ظاہر ہوئے جب روس میں سرکاری طور پر مارکسزم تسلیم کر لیا گیا۔

حضرت نواس بن سمعان کی روایت میں مغربی حکومت کے ان دونوں دوروں کا ذکر کیا گیا ہے ایک زمانہ ان کے مذہبی جوش و خروش کا ہوگا اور وہ مذہب کا سبز باغ دکھا کر لوگوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنائیں گے۔ اس وقت لوگ ان کے اقتدار۔ خوشحالی اور ترقی سے بھی مرعوب ہوں گے اور اس سے ان کو تبلیغ مسیحیت میں مدد ملے گی۔ حضرت مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ بتایا گیا ہے۔ اب ۱۸۵۷ء اور اس کے بعد پہلی جنگ عظیم تک کا زمانہ دیکھئے۔ عیسائی مبلغوں کا عجیب جوش و خروش نظر آتا ہے۔ اسی زمانہ میں اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراضات کئے گئے۔ معاندانہ مناظرہ و مباحثہ کی طرح ڈالی گئی۔ متعدد مسلمان علمائے اور خاندانی افراد عیسائیت سے متاثر ہوئے۔

اس کے بعد زمانہ کے خیالات میں ایک انقلاب آیا۔ انسان کا ذہن سراسر مادی صنعتی اور سائنسی ترقی کی طرف مائل ہو گیا اور مذہبی مناظرے و مباحثے تنگ نظری و قدامت پسندی کی دلیل سمجھے جانے لگے۔ اس رجحان کے بعد انسانی ثقافت نے عجیب رنگ اختیار کیا (باقی صفحہ ۶ پر)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

گنگاپور ضلع لائل پور

بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ گنگاپور میں زیر صدارت حاجی محمد اسحاق صاحب جلسہ یوم المصلح الموعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ڈاکٹر نذیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے مدلل تقریر فرمائی۔

خانیوال

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ بعد نماز جمعہ خانیوال میں یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جس میں انصار، خدام، اطفال اور لجنہ نے مل کر حصہ لیا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد خالد پرویز چوہدری ولی محمد صاحب زعیم انصار اللہ۔ خاکسار شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ و حکیم محمود احمد صاحب نے اپنی تقاریر میں یہ ثابت کیا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں۔

(شریف احمد خانیوال)

لودھراں

جلسہ مصلح موعود مسجد احمدیہ لودھراں میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ صدر جلسہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب اسلم نے پیشگوئی پر مفصل تقریر فرمائی۔

(محمد موسیٰ لودھراں ضلع ملتان)

مردان

جلسے کی کارروائی جمعہ کی نماز کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مکرم میاں حسام الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود وضاحت کے ساتھ بیان فرمائی۔ مکرمی عبدالحق صاحب نے حضور کی لدھیانہ والی تقریر پڑھ کر سنائی اور آخر میں صدر محترم نے صدارتی تقریر فرمائی۔ (رمضان میر احمد خان مردان)

تاندلیانوالہ

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ کو بعد از نماز جمعہ زیر صدارت سید فخر الاسلام صاحب صحابی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حسب ذیل موضوعات پر مضامین پڑھ کر سنائے گئے۔

۱۔ پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت کا ایک نمایاں پہلو۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانب سے مصلح موعود کی تعیین۔

۳۔ مصلح موعود بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔

۴۔ سبز اشتہار اور مصلح موعود۔

جلسہ کے اختتام پر صاحب صدر نے لمبی دعا کرائی۔ (خاکسار شیخ عبدالرحمٰن نائب تحصیلدار از جماعت احمدیہ تاندلیانوالہ منڈی ضلع لائلپور)

علی پور ضلع مظفر گڑھ

بعد نماز جمعہ زیر صدارت قریشی محمد افضل صاحب صحابی مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اہمیت واضح کر کے پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے اور پھر حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کی تقریر کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے لدھیانہ میں مصلح موعود کے اعلان پر فرمائی تھی۔ بعدہٗ خاکسار نے مصلح موعود کی برکات پر روشنی ڈالی۔ (نور محمد امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

پنڈدادنخان

جماعت احمدیہ پنڈدادنخان کا اجلاس زیر صدارت سید سہیل احمد صاحب عباسی۔ ایس پی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد حافظ محمد حسین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھے اور پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریر فرمائی۔ اسکے بعد ملک ظریف حسین صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے حسب ذیل پہلوؤں "علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا" "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" پر تقریر کی۔ اس کے بعد صدر محترم سید سہیل احمد صاحب نے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جو حضور نے ۱۹۴۴ء میں لدھیانہ میں فرمائی پڑھ کر سنائی۔ (خاکسار ڈاکٹر ممتاز علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈدادنخان ضلع جہلم)

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔ مربی سلسلہ مولانا چراغ الدین صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ اور مرزا نثار احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا چراغ الدین صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کی تقریب اور غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اس پُر شوکت پیشگوئی کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل الفاظ میں پیش کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں مصلح موعود کی ایک علامت۔ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا۔

حاضری توقع سے زیادہ تھی۔ اور مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر حلقہ نے سلسلہ کی ترقی اور سیدنا محمود ایدہ اللہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کر کے جلسہ کا اختتام فرمایا۔

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے جلسہ گاہ کو مختلف چارٹوں سے سجایا تھا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ کے کارنامے درج تھے۔

امیر جماعت احمدیہ پشاور

میرپور خاص

بعد نماز جمعہ جلسہ "مصلح موعود" زیر صدارت مکرم جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ محمد نعمان صاحب صدیقی نے کی اور درثمین میں سے مبارک جاوید صاحب نے نظم کا وہ حصہ سنایا جو کہ مبشر اولاد کے متعلق تھا۔ عبدالسلام صاحب عارف نے مصلح موعود کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مولوی شوکت حسین صاحب شاد نے تقریر کی جس میں انہوں نے حدیث یتزوج و یولد لہ سے مصلح موعود کی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس پیشگوئی کا پوری شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو جانا حضرت رسول کریم صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے۔ آخر میں چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تقریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور اقدس نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

مردان خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ میرپور خاص

سانگلہ ہل

آج ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء کو بعد نماز جمعہ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل کا اجلاس مصلح موعود مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں زیر صدارت محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد استانی کرامت اللہ صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی لدھیانہ والی ایمان افروز تقریر حاضرین کو سنائی۔ اس کے بعد جناب صدر صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ایم سمیع اللہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر اور روہڑی نے مشترکہ طور پر بمقام سکھر زیر صدارت جناب صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن بوقت ۱/۲ ۴ بجے جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔ تلاوت فیروز الدین احمد صاحب نے کی اور نظم قریشی ناصر احمد صاحب نے پڑھی۔ پیشگوئی کے الفاظ اور اہمیت خاکسار نے بیان کی۔ اس کے بعد پیشگوئی کا پس منظر جناب ارشاد علی خان صاحب نے بتایا۔ بعد میں مکرمی جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے شرح و بسط کے ساتھ پیشگوئی کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد صاحب صدر نے صدارتی تقریر مختصر سی کی۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد حاضرین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ حاضرین میں سکھر روہڑی اور سوئی گیس کے احمدی اور غیر احمدی احباب نے شمولیت کی۔

قریشی عبدالرحمٰن از سکھر

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

جوہر آباد

مورخہ ۲۰/۲/۵۹ زیر صدارت ماسٹر احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جوہر آباد۔ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مختلف احباب نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

قریشی فضل حسین شاہ
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جوہر آباد

گوٹھ مولا بخش

۲۰ فروری گوٹھ مولا بخش میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد رشید احمد صاحب طارق معلم وقف جدید نے اور چوہدری بشیر احمد صاحب نے پیشگوئی کے مختلف حصوں پر تقریریں فرمائیں بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

پریذیڈنٹ گوٹھ مولا بخش ضلع نوابشاہ سندھ

جماںپور

جماعت احمدیہ جمالپور کا مورخہ ۲۰/۲/۵۹ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ جمالپور میں زیر صدارت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم عرفان احمد صاحب نے مصلح موعود بیٹے کے اوصاف بیان فرمائے۔ بعدہٗ مکرم چوہدری نور احمد صاحب نے مضمون پڑھ کر سنایا۔

ان کے بعد مکرم صدر صاحب موصوف نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام تھا۔ جلسہ کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ مسجد کا اندرونی اور بیرونی حصہ جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ خدام اور لجنہ اماء اللہ نے جلسہ کو پررونق بنانے کے لئے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا

قائد مجلس خدام الاحمدیہ جمالپور

ملتان چھاؤنی

مورخہ ۲۰ فروری لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری اکرام اللہ صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد متعدد بہنوں نے پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت پر مضامین پڑھے۔

درمیان میں بچیوں نے در ثمین میں سے اور شانِ مصلح موعود پر نظمیں پڑھیں۔

آخر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی وہ تقریر پڑھ کر سنائی گئی۔ جو حضور نے لدھیانہ میں فرمائی تھی۔ بعد ازاں حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی

محمودہ بیگم۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
ملتان چھاؤنی

ننکانہ صاحب

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر حاجی عبدالرحمان صاحب پریذیڈنٹ ننکانہ صاحب بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں شروع ہوا۔ اس تقریب پر قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مسجد احمدیہ سبز جھنڈیوں سے آراستہ تھی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد ڈاکٹر حاجی عبدالرحمان صاحب موصوف۔ ماسٹر اللہ داد خان صاحب زعیم چوہدری نذیر محمد صاحب ماسٹر غلام محمد صاحب اور ملک محمد شفیع صاحب اور چوہدری عبدالاحد صاحب نے اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں۔ اور چار بجے شام پہلا اجلاس ختم ہوا۔ اس تقریب کا دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ جب کہ مسجد احمدیہ بجلی کے بہت سے قمقموں سے مزین تھی۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر حاجی عبدالرحمٰن صاحب ماسٹر محمد خان صاحب چوہدری عبدالحق صاحب عاجز۔ ملک محمد سلیم صاحب قائد۔ فضل احمد صاحب وقف محمد سلیم صاحب غازی اور سعید احمد صاحب کوکب نے احسن طور پر اس پیشگوئی کے مختلف حصص بیان کئے۔ دس بجے شب بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

زعیم مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ
ننکانہ صاحب

گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے پیشگوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارت پڑھ کر سنائی۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے اس پیشگوئی کی غرض و غایت اور ان مبلادر کا مقصد بیان فرمایا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حسب وعدہ آپ کے ذریعہ زمین کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ پہنچ چکی ہے۔ اور اس کا حلقہ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ٹنڈر نوٹس
لاہور ڈویژن

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل زون ورکس اور سپلائی زونز کیلئے لیبر اور مورٹار ریٹ کے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۵ مارچ ۱۹۵۹ء کے دو بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۵ مارچ کے ایک بجے بعد دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام		زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	
(۲) ورکس زونز			
(ا) سب ڈویژن نمبر ۴ وزیرآباد ورکس زونز	۱۔ وزیرآباد زون	۵۰۰/-	نوٹ: ورکس زونز کیلئے ٹھیکیداروں کو لیبر اور مورٹار کے نرخ درج کرنے چاہئیں کیونکہ اینٹیں ریلوے کی طرف سے بلا اجرت مہیا کی جائیں گی۔
	۲۔ سیالکوٹ زون	۵۰۰/-	
(ب) سب ڈویژن نمبر ۵ لائلپور ورکس زونز	۳۔ تاندلیانوالہ زون	۵۰۰/-	
	۴۔ قلعہ شیخوپورہ زون	۵۰۰/-	
(ج) سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور ورکس زونز	۵۔ سکھیکی زون	۵۰۰/-	
	۶۔ لائلپور زون	۵۰۰/-	
سپلائی زونز			
(د) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۴ وزیرآباد	۷۔ اینٹوں کے سوا تعمیری سامان کی فراہمی	۵۰۰/- روپے	
(س) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۵ لائلپور	(۸) " "	۵۰۰/- روپے	
(س) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور	۹۔ " "	۵۰۰/- روپے	
	۱۰۔ وزیرآباد یا گوجرانوالہ یا کاموکے میں باقاعدہ ٹرک میں لدی ہوئی فاؤنڈری ریت کی فراہمی	۵۰۰/-	فلیٹ ریٹ

(۳) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے قبل ۵ مارچ ۱۹۵۹ء تک اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

(۴) تفصیلی شرائط و دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آ کر دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۵ مارچ ۱۹۵۹ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ریلوے کا محکمہ اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرے۔

شرح فیصد نرخ کا ل اعداد میں درج کیا جائے۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور)

گوکھووال

مؤرخہ ۲۰ فروری ۵۹ء مسجد احمدیہ گوکھووال چک 276/R.B میں بعد نماز عشاء زیر صدارت مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جناب میر غلام رسول صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔ دور عبدالحمید شاہ صاحب نے بھی ایک نظم پڑھی۔ دعا کے بعد صدر جلسہ نے "المصلح موعود" کی پیشگوئی پر عام فہم طریق پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال)

چور بازاری اور مہنگائی کا مؤثر سدباب کیا جائے گا

"ہم حصول کشمیر کے لئے کسی جدوجہد سے دریغ نہیں کریں گے" صدر ایوب کا اعلان

لاہور ۲۶ فروری۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے کل صوبائی دارالحکومت میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مرکزی حکومت چور بازاری اور گراں فروشی کے مؤثر سدباب کے لئے ہفتہ عشرہ میں مارشل لا ریگولیشنز میں مناسب اضافے کرے گی۔ آپ نے کہا "ہمارے حالیہ فیصلے کے مطابق اس قانون سازی کا مقصد یہ ہوگا کہ جو لوگ تجارتی و صنعتی میدان میں سماج دشمن سرگرمیاں ترک نہیں کرتے۔ ان سے وہی سلوک کیا جائے جس کے وہ مستحق ہیں"۔

صدر مملکت نے کل سہ پہر یونیورسٹی گراؤنڈ میں ایک عظیم جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے ضروریات زندگی کے نرخوں میں اضافہ کا رجحان دوبارہ پیدا ہونے کی شکایات پر مفصل تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا "ہماری کوشش و خواہش تو یہی ہے کہ لوگ نرمی کے بجائے باتوں سے مان جائیں لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہمیں ان کے خلاف مجبوراً دوسرے ذرائع استعمال کرنے پڑیں گے"۔

کشمیر اور نہری پانی

آپ جب اپنی لکھی ہوئی تقریر ختم کر چکے تو بے شمار حاضرین نے کھڑے ہو کر زندہ باد کے نعرے لگائے اور مسلسل مطالبہ کیا کہ کشمیر اور نہری پانی کے تنازعہ کے بارے میں موجودہ حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی جائے۔ اس پر صدر مملکت ۔۔۔ جو فوجی منتظمین دیکھنے کے بعد جلسہ گاہ میں پہنچے تھے ۔۔۔ نے مزید چند منٹ فی البدیہہ تقریر کرتے ہوئے کہا "ہماری دلی خواہش ہے کہ ہندوستان سے ہمارے تنازعات پُر امن طریقہ سے حل ہو جائیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہم ان مسائل کو منصفانہ طور پر حل کرنے کے لئے حالات کے مطابق کسی جدوجہد سے دریغ نہیں کریں گے"۔

صدر مملکت نے مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "میں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ مسئلہ کشمیر نہ صرف کشمیری عوام کے لئے بلکہ پاکستان کے لئے بھی زندگی و موت کا مسئلہ ہے۔ یہ بات میں صرف سیاسی نقطۂ نگاہ سے نہیں کہتا بلکہ میرا یہ موقف فوجی نقطۂ نگاہ سے بہت اہم ہے"۔

آپ نے کہا کہ "ہم کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے وعدہ سے منحرف نہیں ہو سکتے۔ ہم اس وعدہ پر انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہیں گے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے حالات کے مطابق کسی کوشش سے دریغ نہیں کریں گے"۔

صدر مملکت نے نہری پانی کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "مغربی پاکستان میں نہری پانی پر لاکھوں زندگیوں کا انحصار ہے اس لئے ہم اس تنازعہ کے منصفانہ تصفیہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور آئندہ ہر ممکن کوشش جاری رکھیں گے"۔

آپ نے کہا کہ ہم بھارت اور دوسرے ہمسایوں سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ تمام بین المملکتی تنازعات خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں۔ کیونکہ اس میں سب کا فائدہ ہے۔

آپ نے کہا کہ "جن ممالک کے زعماء اپنے مصیبت زدہ عوام کے اقتصادی مسائل حل نہیں کرتے۔ تاریخ انہیں ہمیشہ ٹھکرا دیتی ہے۔ ہم اس بری روایت کو قائم کرنا نہیں چاہتے۔ ہم امن و امان چاہتے ہیں تاکہ ہمیں پُر سکون ماحول میں عوام کی خدمت کا صحیح موقع مل سکے۔ آپ نے کہا۔ جب کبھی ہمیں یہ محسوس ہوا کہ بھارتی زعماء بین المملکتی تنازعات فی الحقیقت پُر امن طریقہ سے حل کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس سلسلہ میں پیچھے نہیں رہیں گے ہم بہت امن پسند ہیں اور اس حیثیت سے تمام ہمسایوں سے خوشگوار تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں"۔

درخواست ہائے دعا

(۱)

میری والدہ محترمہ بعارضہ کمر درد بہت بیمار ہیں نیز میرے ماموں شاہ سوار خان صاحب (چک کلاں) کو بخار اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

سلطانہ، اہلیہ حکیم محمد عبدالعزیز، ربوہ (۴)

سیاروں کا سفر (بقیہ صفحہ ۵)

نت نئی ایجادوں سے دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ اس تجدد پسند انقلاب پرست اور سیاسی تگ و دو کے دور میں جو سب سے حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا وہ کمیونزم کا فروغ اور تقاء تھا۔ عقل۔ تاریخ اور اقتصادیات کی آغوش میں پرورش پا کے اس تحریک نے ذہن و فکر انسانی کا رخ بدل دیا اس کے بعد ان طاقتوں نے وہ عروج حاصل کیا کہ دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابل نہ ٹھہر سکی۔۔۔

سوئٹزرلینڈ کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۶ فروری۔ سوئٹزرلینڈ کا چار رکنی وفد دوہرے ٹیکس سے بچنے کے سلسلے میں حکومت پاکستان سے معاہدہ کرنے کی غرض سے کل کراچی پہنچ گیا۔ انکم ٹیکس نظامت کے نائب ڈائریکٹر مسٹر لوکر اس کے قائد ہیں۔ یہ وفد آج پاکستانی وفد سے بات چیت شروع کر رہا ہے۔ مرکزی ریونیو بورڈ کے رکن مسٹر قمر الاسلام پاکستانی وفد کے لیڈر مقرر ہوئے ہیں۔ یاد رہے اس سے پیشتر ستمبر ۱۹۵۷ء میں سوئٹزرلینڈ میں اس موضوع پر ابتدائی بات چیت ہو چکی ہے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ اگر وہ باریک سے باریک شرک سے نہ بچیں تو پھر بھی وہ حقیقی طور پر خدا پرست نہیں۔ اسلام دنیا کو ہر طرح کے شرک سے نجات دلانا چاہتا ہے۔ کیونکہ شرک ہی انسانی ارتقائے حیات میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اور شیطان ہر وقت انسان کو طرح طرح کے شرک میں گرفتار کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عبادت کو بھی شرک کے رنگ میں رنگ دیتا ہے۔

— ۲ —

کل بروز جمعہ سے میٹرک کے امتحانات شروع ہیں۔ خاکسار کا بیٹا حمید الدین بھی امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے اس کی و دیگر طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار نور الدین خوشنویس ربوہ)